Digitized by Khilafat Library Rabwah

◉ عاجزانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں سپین میں ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی ◉

# مسجد بشارت کا افتتاح عمل میں آگیا۔ الحمد للہ

## "اب وقت آگیا ہے کہ اہلِ سپین کے دل محبت سے اسلام کیلئے جیتے جائیں"

### تقریبِ افتتاح میں ساڑھے چار ہزار احباب و خواتین کی شرکت۔ اہلِ سپین نے بھی بڑی کثیر تعداد میں تقریبِ افتتاح میں شمولیت کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
جلد ۳۶/۶۱ ● اتوار ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ ہجری ✦ ۱۲ تبوک ۱۳۶۱ ہش ✦ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء ● نمبر ۲۰۴

پیدرو آباد ۱۱ ستمبر۔ پیدرو آباد سپین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو یہ خوشکن خبر ارسال کی ہے کہ

الحمد للہ۔ مسجد بشارت سپین کا افتتاح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی

باقی صفحہ ۲ پر

## اہلِ ربوہ نے مسجد بشارت کے افتتاح کا دن والہانہ جوش و جذبہ سے منایا

### عاجزانہ اور پرسوز دعائیں کی گئیں۔ شہر کو جھنڈیوں اور چراغاں سے دلہن کی طرح سجا دیا گیا

### کھیلوں کے مقابلے اور سپین کے بارے میں نمائش اور سیمینار کا انعقاد

ربوہ ۱۰ ستمبر، مسجد بشارت پیدرو آباد سپین کے افتتاح کا دن آج مرکز سلسلہ ربوہ میں انتہائی جوش اور جذبہ سے منایا گیا۔ تمام احمدیوں کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ گویا آج عید کا دن ہے۔ اس موقعہ پر خصوصی دعائیں مانگی گئیں اور صدقات دیئے گئے اور ربوہ شہر کے بازاروں، گلیوں، محلوں، سڑکوں کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا۔ چراغاں کیا گیا اور جھنڈیاں لگائی گئیں۔

مرکز سلسلہ میں اس موقع پر متعدد تقریبات منعقد ہوئیں اور اطفال و خدام نے کھیلوں کے

باقی صفحہ ۲ پر

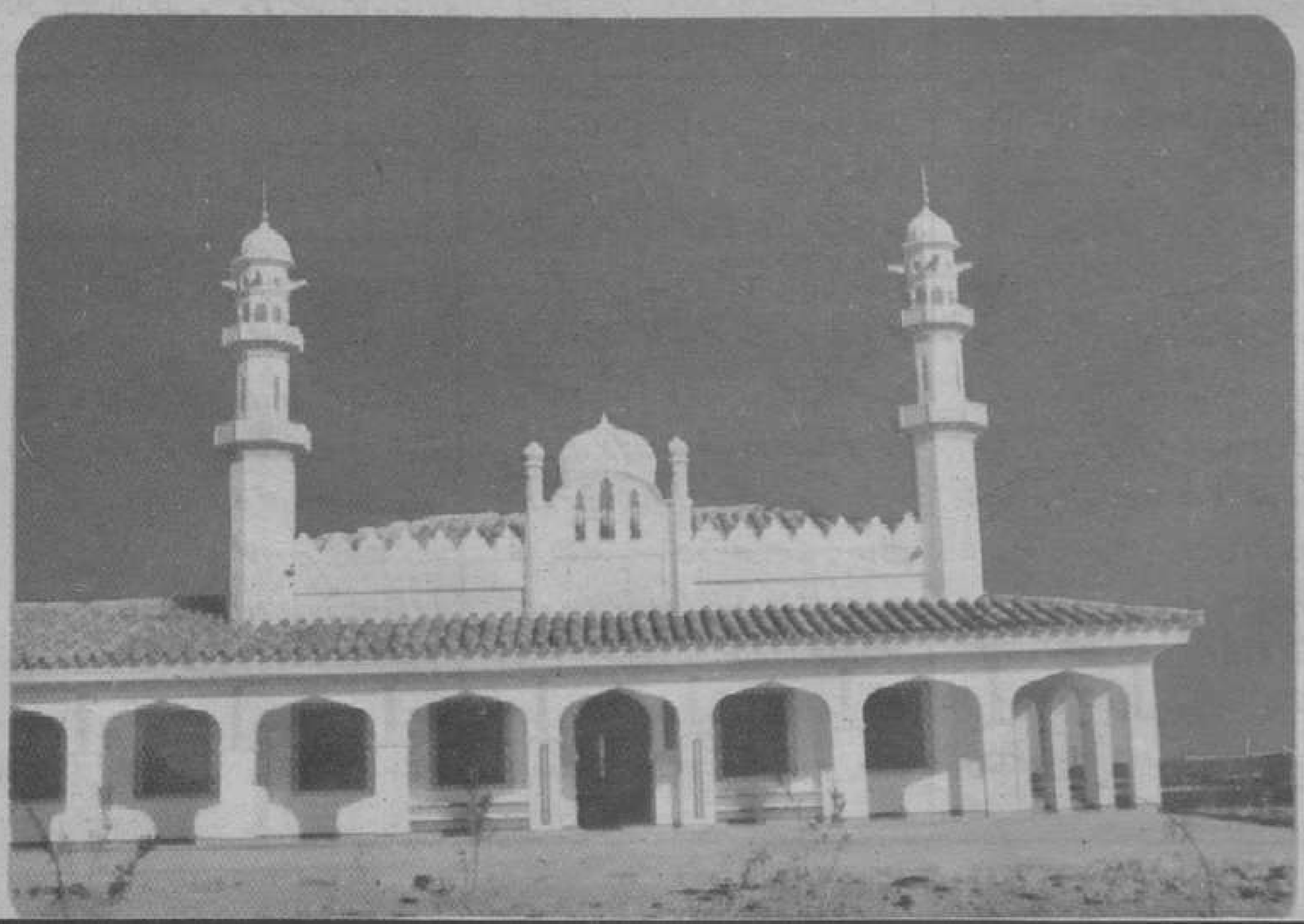

## ربوہ میں لاری اڈے پر مسافروں کو سکنجبین پلائی گئی

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی خوشی میں ربوہ میں بسوں کے اڈے پر معمول کے مطابق مفت ٹھنڈا پانی پلانے کی بجائے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسافروں کو سکنجبین پلائی گئی اس کام کے لیے درجنوں ڈرم میٹھے پانی کے اور کئی سیر لیموں مہیا کئے گئے اور صبح نو بجے سے شام تک مسافروں کو مفت سکنجبین پلائی گئی۔ واضح رہے کہ ربوہ میں بسوں کے اڈے پر یہ دستور سالہا سال سے رائج ہے کہ مسافروں کو برف کا ٹھنڈا پانی صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک گرمیوں کے موسم میں مئی سے ستمبر تک کے مہینوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کے انتظام کے تحت پلایا جاتا ہے۔ مسجد سپین کی خوشی میں دس ستمبر ۱۹۸۲ء کو میٹھا پانی اور لیموں ملا کر سکنجبین پلائی گئی۔ اس کا افتتاح صبح نو بجے ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کیا۔

## ملتان میں چراغاں اور دعوت

ملتان میں احباب جماعت احمدیہ نے بڑے جوش و جذبہ سے مسجد بشارت کے افتتاح کا

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ :- افتتاح

انجام پایا۔ نماز جمعہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے دو ہزار افراد نے شرکت کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں مسجد کی تعمیر کا پس منظر بتاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ان مبارک خواہشات اور دعاؤں کا تذکرہ کیا جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ نے مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کی ابتدائی مشکلات اور قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا۔ افتتاح کے سلسلے میں منعقد ہونیوالی تقریب سے قبل حضور نے نمائندگان پریس سے خطاب فرمایا۔ ملک کے مختلف ذرائع ابلاغ کے ۵۰ کے قریب صحافی حاضر تھے۔

سات بجے شام حضور مسجد کے صحن میں افتتاح کے سلسلے میں منعقد ہونے والی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مسجد کا سارا میدان حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ پاکستان اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے تقریباً دو ہزار احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں اہلِ سپین نے بھی شرکت کی۔ اندازاً ساڑھے چار ہزار مرد عورتیں، بچے موجود تھے۔

حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں مسجد کی تعمیر اور اس کے مقاصد کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اہلِ سپین کے دل محبت اور پیار سے اسلام کے لئے جیت لئے جائیں۔ حضور کے علاوہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے بھی تقاریر کیں تقاریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ سپینش زبان میں مکرم منصور احمد صاحب کرتے رہے

آخر میں مدعوئین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ پیدرو آباد اور اس کے گرد و نواح کے ممتاز شہریوں اور دوسرے لوگوں نے انتہائی شوق اور ولولہ سے ساری تقریب میں حصہ لیا۔

تقریب سے قبل کئی روز سے زائرین کا تانتا بندھا رہا۔ اہلِ سپین بڑے شوق کے ساتھ مسجد کی زیارت کے لئے آتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو ارض سپین پر اسلامی انقلاب کا نقطۂ آغاز بنائے اور جلد سے جلد اس سرزمین کو توحیدِ حقیقی اور رسالتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ بنا دے۔ آمین۔

## بقیہ :- اہلِ ربوہ

مقابلے منعقد کئے۔ دارالضیافت ربوہ میں اس خوشی کے موقع پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک شاندار ضیافت دی گئی جس میں جماعتی اعلیٰ عہدیداران کے علاوہ ہر دفتر سے قرعہ اندازی کے ذریعے عام کارکنوں کو بھی انتخاب کر کے شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ ہر محلے سے غرباء کو بھی دعوت میں شامل کیا گیا۔ تقریب شام ۸½ بجے شروع ہوئے اور نو بجے کے قریب اس کے اختتام پر امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ صدر صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اس ضیافت میں ۵۰۰ مرد اور ۲۰۰ عورتیں شامل تھیں عورتوں کا انتظام لجنہ ہال میں کیا گیا۔ اس خوشی کے موقع پر متعدد گھروں میں دعوتیں کی گئیں جن میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مٹھائی بانٹی گئی۔ دیگیں تقسیم کی گئیں اور لوگوں نے ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیئے اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مقامی و شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ نے کھیلوں کے مقابلوں کا اہتمام کیا۔ چنانچہ ٹیبل ٹینس، فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے مقابلے منعقد ہوئے۔ جن کو اہلِ ربوہ نے ذوق و شوق سے مشاہدہ کیا۔

**سیمینار** اس روز کی ایک خاص تقریب سپین کے موضوع پر شعبہ اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک سیمینار کا انعقاد تھا۔ جو شام ۵½ بجے سے ۸½ بجے تک جاری رہا ایوانِ محمود کے برآمدے میں سپین کے بارے میں ایک نمائش بھی لگائی گئی۔ ہر دو تقاریب میں بڑی تعداد نے احباب نے شرکت کی

اس نمائش میں تیس کے قریب چارٹ درجنوں تصاویر اور کتب رکھی گئی تھیں چارٹوں کے عنوانات یہ تھے۔ سپین کا نقشہ ابتدائی معلومات، سپین کے صوبوں، دریاؤں کے نام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طارق بن زیاد کو بشارت۔ اندلس کے علماء کی خدمات عبدالرحمٰن الداخل پہلے بادشاہ سپین کا تذکرہ جامعہ غرناطہ کا ماٹو، اندلس کی واپسی کے متعلق بزرگانِ امت کی پیشگوئیاں، تاریخ احمدیت سے سپین کے بارے میں باب کا فوٹو سٹیٹ حضرت اقدس کے الہامات، سپین کو واپس لینے کے متعلق حضرت محمود کا عزم، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے سپین کے بارے میں ارشادات والہامات، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا تعارف، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تصاویر، مسجد بشارت کا ماڈل، سرزمین قرطبہ کے انتخاب میں خدائی تصرف، مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تصاویر۔ مسجد کی تصاویر۔ سپین کے سکے، قرطبہ کا نقشہ، سپین کے بارے میں نصف درجن سے زائد کتب اور سپین کے قدرتی نظاروں پر مبنی کتب۔

سیمینار کا انعقاد ایوانِ محمود کے اندر کیا گیا۔ اس کی صدارت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب نے کی مقررین میں سب سے پہلے مکرم مولوی منصور احمد صاحب عمر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سپین کا مجموعی تعارف کے موضوع پر خطاب کیا اور سپین کی جغرافیائی، تجارتی اور معاشرتی صورتِ حال کی وضاحت کی۔ دوسرے مقرر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ تھے۔ جنہوں نے سپین میں مسلمانوں کے دور اور اس کے دردناک زوال کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ جب سپین میں غرناطہ کے آخری بادشاہ ابو عبداللہ نے ہتھیار ڈالے تو اگرچہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے ساتھ امن سے رہنے کا سمجھوتہ کیا۔ مگر سات سال بعد ۱۴۹۹ء میں مسلمانوں پر ظلم کا دور شروع کر دیا گیا اور اس دوران لاکھوں مسلمانوں کو تشدد اور اذیت کا نشانہ بنایا گیا۔ آخر کار مسلمانوں کو سپین سے نکل جانے کو کہا گیا۔ چنانچہ ۳۰ لاکھ مسلمان سپین سے نکل کر افریقہ کی طرف روانہ ہوئے مگر عیسائیوں نے ۲۲/۲۳ لاکھ مسلمانوں کو راستے ہی میں ختم کر دیا اور ملک میں چن چن کر مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ انہوں نے آخر میں قرطبہ کے مشہور محل الحمراء کی سلائیڈز بھی دکھائیں ان کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے مکرم عبدالحنان ناہید صاحب کی نظم لا الٰہ الا اللہ ترنم سے سنائی۔ بعدہٗ مکرم مبارک احمد عابد صاحب نے سپین کے بارے میں اپنی ایک نظم ترنم سے سنائی۔ ان کے بعد سپین کے بارے میں سلائیڈز مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب نے دکھائیں اس کے بعد محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ۱۹۷۰ء کے تاریخی دورۂ سپین کی بعض ایمان افروز تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ ۱۹۷۰ء میں وہاں کے مبلغ مکرم مولوی کرم الٰہی ظفر نہایت تنگ و تاریک چھوٹے سے مکان میں قریباً گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے نہ اذان کی اجازت تھی نہ نماز کی۔ مگر دس سال میں یہ انقلاب آگیا کہ اب وہاں پر ہماری اپنی مسجد تعمیر ہو گئی ہے۔

آخر میں ٹی وی کے ذریعے مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی رواں رنگین فلم دکھائی گئی۔ اس پر کمنٹری مکرم اللہ بخش صادق صاحب نے کی آخر میں دعا کروانے سے قبل صدر محفل مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب نے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت کے افتتاح کی تقریب کو وہی برکت دے جو قادیان سے اٹھنے والی اکیلی اور کمزور آواز کو دی تھی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی اس کے بعد شرکاء کو چائے پیش کی گئی۔

## سونے کے دو کڑے

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تم پسند کرو گی۔ کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(کتاب الزکوٰۃ۔ الفصل الثانی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اسلئے نظارت ہذا ان بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما دیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخلاق کیا ہیں

## اخلاق کی تعریف و تشریح

محترم نذیر احمد صاحب خادم ۔ بہاولنگر

محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نوجوانوں کو ایک نصیحت فرمائی اور کہا تھا کہ عہد کریں کہ

"مر جائیں گے لیکن کبھی بھی بداخلاقی نہیں کریں گے جان دے دیں گے اور کسی کو بداخلاقی نہیں کرنے دیں گے"

غیر معمولی برکات کے حامل حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی حقیقت و افادیت سے واقفیت پیدا کرنے کیلئے ذیل میں اخلاق کی تعریف بیان کی جا رہی ہے۔

لفظ اخلاق کی تعریف سے پہلے یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انسان سے جو باتیں اور افعال و حالات ظہور میں آتے ہیں اُن کے تین سرچشمے ہیں جو انسانی نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ۱۔ نفسِ امارہ (گناہوں پر اُبھارنے والا) ۲۔ نفسِ لوامہ (گناہ سرزد ہونے کی صورت میں ملامت کرنیوالا) ۳۔ نفسِ مطمئنہ (نفس امارہ کے جال اور نفسِ لوامہ کی کشمکش سے چھٹکارا حاصل کر کے نیکی پر مضبوط چٹان کی طرح قائم کر دینے والا، جس کے بعد برائی کی طرف مائل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)

نفسِ انسانی کی ان تینوں حالتوں کی اصلاح اور راہنمائی کے لیے قرآن کریم نے تین ہی طریقے مقرر فرمائے ہیں اوّل یہ کہ انسان کو بے تمیز وحشیانہ حالت سے نجات دے کر کھانے پینے، شادی بیاہ وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طور و طریق پر چلایا جائے، وہ نہ تو ننگا پھرے، نہ مردار خور بن جائے اور اسے ادنیٰ ادنیٰ آدابِ زندگی کی تعلیم دی جائے دوم یہ کہ جب وہ انسانیت اور زندگی گزارنے کے ظاہری آداب و اطوار سیکھ لے تو اُسے انسانیت کے بڑے بڑے اخلاق سکھلائے جائیں اور تمام طبعی حالتوں اور جذبات کو موقع و محل پر عقل و ارادہ کی روشنی میں استعمال کرنے کی تربیت دی جائے اور سوم یہ کہ جب انسان اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہو جائے تو اُسے اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت اور قرب و وصالِ الٰہی کا شربت پلایا جائے جو کہ اصل اور حقیقی مدعا اُس کی زندگی کا ہے۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے زیرِ نظر مضمون میں اخلاق کی تعریف و تفصیل اور تشریح بیان کرنا مقصود ہے جس کی بنیاد پر ہی اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت اور قرب و وصال کی مبارک عمارت تعمیر ہوتی ہے اور اللہ والوں کا ایک انقلابی اور عالمگیر و جنت نظیر معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

### اخلاق کی تعریف

خَلق خاء کی فتح (زبر) سے ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق خاء کے ضمہ (پیش) سے باطنی پیدائش کا نام ہے جو اخلاق سے کمال تک پہنچتی ہے۔ انسان کے طبعی جذبات حلیمی، نرمی، انکساری، صلح جوئی، محبت، نفرت، غضب، شجاعت، عفو، رحم، عفت، حیا، دیانت، مروّت، غیرت، غصہ، خوشی، رونا، ہنسنا، صبر، احسان، صدق و وفا وغیرہ کو ارادہ اور عقل و تدبر کے مشورہ سے برمحل اور باموقع استعمال کرنے کا نام اخلاق ہے۔ ان طبعی حالتوں اور جذبات کو اس تعریف کے مطابق استعمال کرنے سے ہی انسان کے اندر وہ نیک تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے جس سے وہ تمام نفسانی آفات اور گندگیوں سے نجات پا کر صفائی قلب اور طہارت و تقویٰ اور قربِ الٰہی کی اصل منزل کی طرف رواں دواں ہونے کے قابل ہو سکتا ہے۔ صرف اخلاق کے حصول سے ہی انسان روحانی زندگی حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ ہر خُلق کو ترتیب و تعدیل، موقع بینی اور محل پر استعمال کرتے ہوئے خدا کی راہوں میں کامل وفاداری کے ساتھ قدم مارتے ہوئے اسی کا نہ ہو جائے اور کامل تزکیۂ نفس، پورے فنا فی اللہ، انقطاع الی اللہ پوری محبت و محویت اور پوری موافقت باللہ کو اختیار نہ کرے سیدنا حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) فرماتے ہیں:۔

"جب تک فکر اور غور کے بعد کام کے تمام پہلوؤں کو دیکھ کر کوئی رائے نہ قائم کی جائے اور اُس کے مطابق عمل نہ کیا جائے وہ خُلق یعنی انسانی فعل نہیں کہلا سکتا ..... اسلام کے نزدیک اچھے اخلاق کے معنے یہ ہیں کہ انسان طبعی تقاضوں کو عقل اور مصلحت کے ماتحت استعمال کرے اور بُرے اخلاق کے یہ معنے ہیں کہ بلا سوچے سمجھے بے محل اور بے موقع طبعی تقاضوں کو استعمال کرے"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۱۲۸)

پھر فرمایا۔

"عام طور پر لوگوں میں یہ احساس ہے کہ محبت اور عفو اور دلیری وغیرہ اچھے اخلاق ہیں اور غضب اور نفرت اور سختی اور خوف وغیرہ بُرے اخلاق ہیں، حالانکہ یہ بات نہیں یہ تمام طبعی اُمور ہیں" (ایضاً)

اس لیے ان کو اچھا یا بُرا کہنا درست نہیں نہ محبت کوئی خُلق ہے نہ عفو کوئی خلق ہے نہ دلیری کوئی خلق ہے نہ سختی نہ خوف نہ نفرت کوئی خلق ہیں یہ سب انسان کے طبعی تقاضے ہیں بلکہ حیوان کے طبعی تقاضے ہیں ..... جانور بھی محبت کرتے عفو کرتے، دلیری دکھاتے، سختی کرتے، خوف کھاتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں مگر کوئی شخص نہیں جو یہ کہے کہ یہ گائے بہت اعلیٰ اخلاق کی ہے یا یہ بکری بہت ہی اچھے اخلاق رکھتی ہے .....

پس غور کا مقام ہے کہ جو باتیں انسان میں اخلاقِ فاضلہ ہیں کیوں وہی باتیں حیوانوں میں اخلاقِ فاضلہ نہیں کہلاتیں؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم فطرتاً جانتے ہیں کہ ان طبعی اُمور کا نام اخلاق نہیں ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ طبعی تقاضے جب عقل اور مصلحت کے ماتحت آئیں تب ان کو اخلاق کہتے ہیں ورنہ نہیں اور چونکہ انسان سے اُمید کی جاتی ہے کہ اُس کے تمام کام عقل اور مصلحت کے ماتحت ہوں گے کیونکہ یہی خاصیتیں اس کو دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرنے والی ہیں اس لیے جب انسان ان تقاضوں کو استعمال کرتا ہے تو بطور حسنِ ظن ان کو اخلاق کہا جاتا ہے ورنہ بسا اوقات ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کا فعل بھی طبعی تقاضے کے ماتحت ہو اور اس وجہ سے اخلاق میں شامل نہ ہو ..... بعض لوگ ایسے نرم ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے کوئی کچھ کرے وہ بالکل کچھ نہیں بولتے اور بعض لوگ بالطبع ایسے ہوتے ہیں کہ جس کام کا ارادہ کر لیں اُس سے پیچھے نہیں ہٹتے اب ان دونوں کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نہایت ہی اعلیٰ اخلاق کے ہیں کیونکہ ان دونوں سے یہ فعل کسی ارادے کے ماتحت سرزد نہیں ہوتے بلکہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس شخص کی زبان نہیں وہ کسی کو گالی نہیں دیتا، جس کے ہاتھ نہیں وہ کسی کو مارتا نہیں تو اُن کو بااخلاق نہیں کہا جائے گا۔

اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کیا جائے نہ یہ کہ طبعی تقاضوں کو استعمال کیا جائے۔ مثلاً یہ کہنا کہ نرمی ہی کرو سختی نہ کرو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ طالب علم کو استاد کبھی نہ ڈانٹے، ماں باپ بچوں کو کبھی تنبیہ نہ کریں، حکومت اپنے باغیوں کا کبھی مقابلہ نہ کرے اور خوف نہ کھاؤ کے یہ معنے ہوں گے کہ خواہ غلط راستے پر چلے جا رہے ہو اس سے پیچھے نہ ہٹو اور انجام سے نہ ڈرو اور کسی نقصان کی خواہ دین یا مذہب کا ہی کیوں نہ ہو پروا نہ کرو مگر کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا کہ یہ اخلاقِ فاضلہ ہیں۔

اسلام نے اخلاق کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے یعنی (۱) اخلاقِ قلب اور (۲) اخلاقِ جوارح چنانچہ قرآن کریم ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

(انعام ع ۱۹)

تم بدیوں کے قریب بھی جاؤ۔ نہ اُن بدیوں کے جو لوگوں کو معلوم ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں اور نہ ان کے قریب جاؤ جو بالکل مخفی ہیں اور لوگوں کی نظروں میں آ ہی نہیں سکتیں یعنی جن کا مرتکب دل ہوتا ہے۔

نیز فرمایا:۔

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ

(بقرہ ع ۴۰)

اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یعنی اُس کے مطابق عمل کرو تو بھی اور اگر تم اُس کو جو تمہارے دلوں میں ہے چھپاؤ یعنی صرف دل کے خیالات تک ہی محدود رکھو، جوارح اس کے مطابق کوئی عمل نہ کریں تو بھی اللہ تعالیٰ اُس کے متعلق تم سے سوال کرے گا کہ تم نے کیوں دل میں بدی کو جگہ دی یا بدی پر عمل کیا؟

پھر فرمایا۔

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (ھود ع ۱۰)

یعنی اچھے خُلق بُرے خُلقوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ یعنی اچھے اخلاق کو اختیار کرنے والا شخص آہستہ آہستہ بُرے اخلاق پر غالب آ جاتا ہے۔ اچھے اور بُرے اخلاق کے آگے دو حصے ہیں ایک وہ جن کا اثر صرف انسان کی اپنی ذات پر پڑتا ہے اور ایک وہ جنکا اثر دوسرے کی ذات پر ڈالنے کا ارادہ کیا جاتا ہے یا دوسرے کی ذات پر اُن کا اثر ڈال دیا جاتا ہے۔ جہاں تک انسان کی اپنی ذات کا تعلق ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔

(مائدہ ع ۱۴)

"اے مومنو! تم اپنی جانوں (کی حفاظت) کی فکر کرو۔ جب تم ہدایت پا جاؤ تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی "اگر کسی شخص کی نجات اس طرح ممکن سمجھی جاتی ہو کہ تم اپنے آپ کو گناہ میں ڈال لو تو ہرگز ایسا نہ کرو۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تمہارے ہدایت پر قائم رہنے اور نیکی اختیار کرنے پر گمراہ ہوتا ہو تو اللہ تعالےٰ تم پر اس وجہ سے ناراض نہیں ہوگا۔ اور یہ ہرگز نہیں کہے گا کہ تم نے کیوں بدی کو اختیار کر کے اس شخص کو گناہ سے نہ بچالیا۔ پس چونکہ فرمانِ نبوی وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کے مطابق صرف دوسروں کی اصلاح ہی ضروری نہیں بلکہ اپنے نفس سے باطنی اور ظاہری نیکی کرنی اور اپنے نفس کی روحانی و جسمانی ربوبیت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اسلام کی اس تعلیم کی رُو سے جو شخص ظاہری تکبّر کرتا ہے اُسی کو بداخلاق نہیں کہا جائے گا بلکہ جو شخص ظاہری تواضع اور انکسار کا طریق برتتا ہے لیکن اپنے دل کے مخفی کونوں میں تکبّر کا خیال چھپائے ہوئے ہے وہ بھی بداخلاق ہوگا کیونکہ گو اس نے دوسرے شخص کو دُکھ نہیں دیا مگر اپنے نفس کو اُس نے بگاڑ لیا۔ اسی طرح اپنے دل میں کسی کے متعلق بدخیال رکھنے والا بھی بداخلاق قرار پائے گا خواہ اپنے اس خیال کا اظہار نہ بھی کرے۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
(حجرات ع ۲)

یعنی بعض خیالات بھی گناہ میں شمار ہوتے ہیں جب وہ بدظنی پر مبنی ہو۔ اسی طرح ظلم و فساد و خیانت وغیرہ کے خیالات یہ سب بداخلاقیاں ہیں اور جو شخص دل میں لوگوں کے متعلق خیر خواہی، نفع رسانی اور بھلائی کے خیالات رکھتا ہے گو وہ وسائل کی کمی یا موقع میسّر نہ آسکنے کی وجہ سے ان خیالات کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا تو نیک اخلاق والا سمجھا جائے گا۔

محبت بھی ایک طبعی تقاضا ہے جو انسان کے علاوہ حیوانوں میں بھی پایا جاتا ہے اس کے مقابل پر ایک طبعی تقاضا نفرت کا ہے۔ ان دونوں تقاضوں کو اور اپنے صحیح موقع و محل پر استعمال کرنے سے ہی اخلاق بنتے ہیں۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر چیز سے محبت کرو اور نہ یہ کہ ہر ایک سے نفرت کرو بلکہ ان کو حدود میں مقید رکھنے کے لیے قواعد کی ضرورت ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ محبت فطرتاً اُسی چیز سے پیدا ہوتی ہے جو ہمارے لیے کارآمد ہوتی ہے یا ہمارے حواس میں سے کسی حس کو آرام اور لذت پہنچاتی ہے اس وجہ سے طبعی طور پر محبت انہی اشیاء سے ہوگی جو اس غرض کو پورا کریں مگر یہ خُلق نہ ہوگا کیونکہ اس قسم کی محبت سب جانور بھی کرتے ہیں۔ محبت خُلق تبھی ہوگی جبکہ ایک تو اس میں مدارج کا لحاظ رکھا جائے یعنی جس سے زیادہ تعلق ہے اُس سے زیادہ محبت کی جائے اور جس سے کم ہے اُس سے پہلے کی نسبت کم محبت کی جائے۔ دوسرے محبت تب خُلق ہوگی جبکہ اس میں احسان کا خیال زیادہ مدنظر رکھا جائے بہ نسبت آئندہ کی اُمید کے کیونکہ سابق احسان کا خیال ایک ذمہ داری ہے اور آئندہ کی اُمید طمع۔ تیسرے یہ کہ صرف قریب کے نفع کو یا لذت کو مدِ نظر نہ رکھا جائے بلکہ دُور کے فائدے یا نقصان کا بھی خیال کیا جائے۔ ان تین پابندیوں کے ساتھ محبت ایک خلق ہے ورنہ نہیں۔" (احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص ۱۳۵)

اسلام نے یہی بتایا ہے کہ ہر ایک سے اس کے درجہ کے مطابق محبت کی جائے۔ خدا تعالیٰ سے خدا کی شان کے مطابق۔ رسول سے رسول کی شان کے مطابق۔ دین سے اس کے رتبہ اور اہمیت کے مطابق۔ والدین سے اُن کے درجہ کے مطابق۔ اولاد سے اُن کے تعلق کے مطابق غرض ہر ایک کے درجہ کو مدِ نظر رکھا جائے۔ اگر ایسا نہیں تو وہ محبت نیک خُلق نہیں کہلائیگی بلکہ ایک طبعی جوش اور حیوانیت کہلائیگی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے والدین کو ایک عورت کی وجہ سے چھوڑتا ہے یا اپنے وطن کی آواز پر اپنے مال کی محبت کی وجہ سے کان نہیں دھرتا تو اس شخص کو ہم ہرگز اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے نیک نہیں کہیں گے۔ اُس نے بے شک محبت کی مگر عقل اور فکر کی حکومت سے آزاد ہو کر کی۔ اس لیے کوئی اچھا خلق نہیں دکھایا۔ یا مثلاً ایک شخص ایک چیز کو پیار کرتا ہے اور اُس سے محبت کرتا ہے مگر اُس سے تعلق اور محبت اُس کے دین یا خلق کو نقصان پہنچاتی ہے تو اس وقت اس سے محبت کرنا طبعی جذبہ تو کہلائے گا مگر نیک خلق نہیں کہلائے گا۔ بہت سے لوگ دیکھے جاتے ہیں جو اپنے بوڑھے ماں باپ کو تکلیف میں دیکھنا پسند کر لیں گے لیکن اپنی اولاد کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کے پورا کرنے کی فکر میں رہیں گے اور ماں باپ کی تکلیف کا ازالہ نہیں کریں گے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ ان کا یہ فعل نیک خلق کہلائے گا۔ اسی طرح مثلاً ایک ماں اپنے بچہ کی بدعادتوں کو دیکھتے ہوئے اُسے کچھ نہیں کہتی کیونکہ اس کی محبت اُسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اسے سزا نہ دے تو یہ محبت صرف طبعی جذبہ کہلائے گی اخلاق نہیں کہلائے گی۔ اخلاق کے ماتحت اُس کی محبت تب آئے گی جبکہ وہ اس کو تنبیہ کرے اور اُسے نیکی کی طرف لائے کیونکہ بچے کا اصل فائدہ اس موقع پر سزا پانے میں ہے تاکہ اس کی اصلاح ہو۔

محبت کے مقابل پر دوسرا جذبہ نفرت ہے جب یہ جذبہ موقع و محل کے بغیر طبعی طور پر ظہور پذیر ہوتا ہے تو انسان ہر اُس چیز کو جو اُس کے حواس کو ناپسند ہو، جس کا نفع نہ ہو یا جو نقصان دیتی ہو، اُس سے دور رہنا چاہتا ہے یا اُس کو اپنے سامنے سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ عام طور پر اس جذبہ کو بُرا سمجھا جاتا ہے حالانکہ اگر اس جذبہ کو صحیح محل و موقع پر استعمال کیا جائے تو بُرا نہیں۔ البتہ جب نفرت کا جذبہ حد سے

باقی صفحہ ۶ پر

# مرزا صاحب کی بیعت چھوڑو یا نوکری چھوڑو!

## حضرت مولوی سکندر علی صاحب نے کہا نوکری لے لو۔ ہم نے تمہارے پاس ایمان نہیں بیچا ہوا۔

مکھن کلاں متصل کالانور کے رہنے والے حضرت مولوی سکندر علی صاحب بھینی ایک مشن سکول میں مدرس تھے۔ آپ سیدنا حضرت اقدس کے دعویٰ کا علم پاکر حاضر خدمت ہوئے تو حضور نے کچھ لٹریچر وغیرہ دیا تا دعویٰ کو اچھی طرح سمجھ لیں اور کالانور کے ایک بزرگ صحابی محترم مرزا نیاز بیگ صاحب سے ملنے کا ارشاد فرمایا۔ جب آپ کو حضرت اقدس کے دعویٰ سے تسلی ہوگئی تو ۳۰ مارچ ۱۹۰۲ء کو قادیان حاضر ہوئے اور اگلے روز حضور کے ہاتھ پر بیعت ہو جانے کا شرف حاصل کیا۔ اور حضور کی ہدایت کے مطابق کچھ کتابیں حاصل کر کے واپس اپنی ڈیوٹی پر آگئے اور گاہے بگاہے قادیان آنے جانے لگے۔ ایک دفعہ آپ قادیان گئے ہوئے تھے اور واپسی کے وقت حضور سے اجازت چاہی تو حضور اس وقت نماز پڑھا کر گھر واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے اپنے گھر کے دروازے میں کھڑے ہو کر اپنا رخِ مبارک ان کی طرف کر دیا۔ اور فرمایا۔

جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور جلدی جلدی نہیں آتے یا قادیان میں نہیں رہتے انکے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔ بس یہ کہا اور آپ نے دروازہ بند کر دیا اور مولوی سکندر علی صاحب فکر میں پڑ گئے کہ ملازمت ہے جلدی جلدی کس طرح آیا کریں گے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ڈیمیں مسجد میں مصلّٰی پر بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے انہوں نے عرض کی کہ حضرت اقدس نے اس طرح فرمایا ہے۔ اس کا کیا تدارک کریں اور ساتھ ہی کہا کہ وہاں تو نوکری ہے اور گزارہ کر لیتے ہیں اگر یہاں آگئے تو نوکری گئی اور بال بچے بھوکے مریں گے۔

یہ سن کر مولوی سیالکوٹی صاحب جوش میں آکر فرمانے لگے او سکندر علی! تیرے ایمان کا تو اب پتہ لگا ہے۔ تیرا تو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں کہ اللہ میرا رب ہے۔ اور دوسرے تو نے اللہ تعالیٰ پر بڑی بدظنی کی ہے۔ اس پر مولوی صاحب اور پریشان ہو گئے اور حیران ہو کر پوچھا کہ کیسطرح مولوی عبدالکریم صاحب فرمانے لگے تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنا پالنے والا اور رزق دینے والا نہیں سمجھا بلکہ نوکری کو رب سمجھا ہے۔ کہ نوکری کرتے ہیں تو کھاتے ہیں اور بدظنی یہ کی ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کرنے کیلئے قادیان آوے تو اللہ تعالیٰ تجھے اور تیرے بال بچہ کو بھوکا مار دے گا؟ —

اس پر مولوی سکندر علی صاحب بے حد شرمندہ ہوئے اور آپ نے توبہ کی اور رخصت ہوئے۔ اور راستہ میں دعا کی کہ اے اللہ قادیان میں رہنے کا سامان پیدا کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا سُن کی اور پادریوں نے جاتے ہی یہ پیغام دیا کہ یا تو مرزا صاحب کی بیعت چھوڑو یا نوکری چھوڑو۔ آپ نے فوراً کہا — نوکری لے لو۔ ہم نے تمہارے پاس ایمان نہیں بیچا ہوا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو قادیان سے یا جہاں اس نے اپنے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ملازمت دے دی اور ۱۹۰۶ء سے ۱۹۲۸ء تک خدمت کی توفیق بخشی۔ اور ریٹائر ہو گئے۔

(ماخذ — رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱ ص ۱۷ تا ص ۱۸)

# خواتین "خلافتِ حقّہ اسلامیہ" کا مطالعہ کریں

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت اصلاح وارشاد نے ماہِ ستمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت مصلح موعود کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء بعنوان "خلافت حقّہ اسلامیہ" تجویز کی ہے اس کتاب کا امتحان بھی لیا جائے گا جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ ہر پڑھی لکھی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو ماہِ ستمبر میں پڑھے۔ یہ چھوٹا سا کتابچہ ہے جو نظارت اشاعت لٹریچر سے پچاس پیسے میں مل سکتا ہے۔ تمام لجنات یہ کتاب مرکز سے فوری طور پر منگوا کر ممبرات کو مہیا کریں اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اجلاسوں میں بھی پڑھ کر سنائی اور سمجھائی جائے تا ناخواندہ مستورات بھی سمجھ جائیں اور پھر رپورٹ کریں کہ ہماری لجنہ کی اتنی ممبرات نے یہ کتاب پڑھ لی ہے کوشش کریں کہ ماہِ ستمبر کے آخر تک ہر ممبر کتاب پڑھ لے یا سُن لے اکتوبر کی رپورٹ میں تعداد آنی چاہیے کہ کتنی مستورات نے یہ کتاب پڑھ لی ہے۔

**زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# افکارِ عالیہ

مسلمان اپنے غلبہ کے وقت میں اتنا سیر چشم تھا کہ اگر کوئی غلطی سے کم قیمت مانگتا تھا تو وہ اصرار کرتا تھا کہ میں اس کی قیمت زیادہ دوں گا۔ مگر آج کے کروڑپتی بھی سودے میں کچھ معاف کروانے کے لئے خواہ جائز ہو یا نہ ہو گھنٹوں صرف کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف دوکاندار اور کارخانہ دار قیمت زیادہ وصول کرنے پر مصر ہوتے ہیں۔

ایک صحابی ایک دفعہ ایک گھوڑا فروخت کرنے کے لئے لائے اور انہوں نے اس کی دو سو دینار قیمت بتائی ایک اور صحابی نے کہا کہ میں یہ گھوڑا لینا چاہتا ہوں مگر تم غلط کہتے ہو کہ اس کی دو سو دینار قیمت ہے وہ کہنے لگے میں صدقہ خور نہیں کہ زیادہ قیمت لے لوں اس کی اصل قیمت دو سو دینار ہی ہے اب وہ دونوں جھگڑنے لگ گئے۔ بیچنے والا کہتا تھا کہ میں دو سو دینار لوں گا اور خریدنے والا کہتا تھا کہ میں پانچ سو دینار دوں گا۔ اب بتاؤ جہاں اس قسم کے لوگ ہوں وہاں امن کس شان کا ہوگا۔ مگر اب تو جتنا کوئی مالدار ہو اتنا ہی وہ دوسروں کو لوٹنے کی کوشش کرتا ہے میں ایک دفعہ بمبئی میں ایک دوکان پر کپڑا لینے کے لئے گیا میرے ساتھ مستورات بھی تھیں مگر وہاں ہمیں کافی دیر لگ گئی اور دوکاندار ایک اور شخص سے جھگڑنے میں مصروف رہا۔ آخر میں نے اس سے کہا کہ بات کیا ہے اور اتنی دیر سے جھگڑ کیوں رہے ہو اس نے کہا کیا بتاؤں آج تو میں مصیبت میں پھنس گیا تھا یہ شخص بمبئی کا سب سے بڑا مشینوں کا مالک ہے اس نے مجھ سے بیس پچیس کپڑے لئے اور میں نے ان کا بل ایک سو آٹھ روپیہ کا بنا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر یہ جھگڑنے لگا کہ میں اتنا بڑا آدمی ہوں میری رعایت کیا تم نہ کرو گے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہماری دوکان پر ایک قیمت ہوتی ہے اتنا وقت ضائع کرنے کے بعد اس کے سیکرٹری نے سو کا نوٹ رکھ دیا اور کہا کہ اب بس کرو باقی رقم کا مطالبہ نہ کرو۔ اور میری یہ حالت کہ میں اسے ناراض بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن دوسری طرف اگر قیمت کم لیتا ہوں تو میری دوکان کا اصول ٹوٹتا ہے اب یہ زور سے کم قیمت دے کر چلا گیا ہے۔

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۱۴۸-۱۴۹)

مرسلہ:۔ عبدالباسط قریشی ۷ سی سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

## صحابہؓ کی دیانت

# سپین میں اسلامی جھنڈا لہرانے کا عزمِ صمیم

(مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی)

مسلم سپین کی تباہی اور بربادی تاریخ اسلام کا نہایت خونچکاں باب ہے جس کے لفظ لفظ پر ہر مخلص اور حساس اور غیور مسلمان کا جگر پاش پاش ہو جاتا۔ کلیجہ منہ کو آتا دل غم و اندوہ میں ڈوب جاتا اور آنکھیں بے اختیار خون کے آنسو روتی ہیں۔

مسلمان سرزمین اندلس میں ۷۱۱ء سے ۱۴۹۲ء تک حکمران رہے بعد ازاں اندلس کی اسلامی سلطنت عیسائی بادشاہ فرڈیننڈ کے قبضہ میں چلی گئی۔ گو فرڈیننڈ نے معاہدہ میں مسلمانوں کو مذہب اور زبان کی آزادی دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن ۱۴۹۹ء سے ایسے انسانیت سوز اور شرمناک مظالم شروع ہو گئے جو ایک صدی کے اندر اندر اندلسی مسلمانوں کے بالجبر ارتداد، اخراج۔ قتلِ عام اور بالآخر ان کے کلیتہً خاتمہ پر منتج ہوئے ملک سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹ گیا اور مسلمانوں کے اس پرشکوہ اور پرعظمت دور کی بجائے آثارِ قدیمہ کی بعض یادگاریں عمارتوں یا کھنڈروں کی صورت میں باقی رہ گئیں۔ مسلم سپین میں پیدا ہونے والے سینکڑوں مفسر، فقیہ، فلسفی، صوفی، ادیب اور جرنیل اور تاجدار جن کی خاک پانے اس ملک کو ہمدوش ثریا بنا دیا تھا۔ اب زیرِ خاک آلودہ ہیں اور عظمتِ اسلام کا خزانہ لٹ چکا ہے۔

تحریک احمدیت جس کے ایک سپہ سالار سیدنا حضرت مصلح موعود تھے چونکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علمبردار تحریک ہے اور ایک روشن مستقبل کا امید افزا پیغام لے کر اٹھی ہے۔ اس لئے جہاں اس دور کے دوسرے مسلمان زعماء، مسلمان شاعر، مسلمان فلاسفر، مسلمان خطیب عبرت نامہ اندلس پر قدم اٹھاتے یا لب کشائی کرتے ہوئے محض مرثیہ خوان بن کر رہ گئے تھے۔ وہاں سیدنا المصلح الموعود نے یہ پرشوکت نعرہ بلند کیا کہ ہم قرطبہ، زہراء، غرناطہ، مالقہ، طلیطلہ اور ہسپانیہ کے دوسرے شہروں میں ہی نہیں اس کے ذرہ ذرہ پر دوبارہ اسلام کا جھنڈا گاڑیں گے آپ نے ۷ اپریل ۱۹۴۴ء کو قادیان میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے سپین میں مسلمانوں کے ایک جرنیل، جس نے عیسائی حملہ آوروں کی پیش کردہ شرائط مسترد کر کے موت قبول کر لی تھی کی جاں سپاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج بھی اس کی کشش ہمیں سپین کی طرف بلا رہی ہے اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ (حضرت اقدس ....) کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے نہ صرف قائم رہے گی۔ بلکہ ترقی کرے گی اور پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوگی تو وہ دن دور نہیں۔ جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پکار۔ اس کی جنگلوں میں چلانے والی روح اپنی کشش دکھائے گی اور سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اس کی روح آج بھی ہمیں بلا رہی ہے اور ہماری روحیں بھی یہ پکار رہی ہیں کہ اے شہید وفا تم اکیلے نہیں ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی۔ وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو وہاں پھیلائیں گے۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳)

بفضلہٖ تعالیٰ ۴۶ سال بعد سپین میں خدا کا ایک گھر تعمیر ہو گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

چودھویں صدی کے آخر میں ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ کے خلیفۂ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے پُر درد اور سوز میں ڈوبی ہوئی قرآنی دعاؤں کے ساتھ قرطبہ کے نواحی قصبہ پیدرو آباد میں اس تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی۔ سنگِ بنیاد کے موقعہ پر قرآنی ادعیہ جو پڑھی جاتی رہیں ساتھ ساتھ انگریزی و ہسپانوی زبان میں ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ اور اب ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء جماعت احمدیہ کے خلیفۂ رابع حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس "مسجد بشارت" کا افتتاح فرمائیں گے انشاء اللہ العزیز۔ یوں ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو ۷۴۶ سال کے بعد ایک دفعہ پھر سرزمین اندلس اللہ اکبر۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مقدس نداؤں سے گونج اٹھے گی اور مسجد صحیح معنوں میں اس ملک کے لئے "بشارت" ثابت ہوگی اور احیاء اسلام کی عظیم مہم کا مبارک آغاز ہوگا انشاء اللہ العزیز:۔

جناب ثاقب زیروی نے خوب فرمایا ہے

یہ ہے تصویرِ محبت یہ ہے تنویرِ وفا
اس حسین مسجد کی بنیادوں میں ناصر کی دعا
کل یہاں اترا تھا طارق آج ظاہر آیا ہے
وقت اور تائیدِ حق اپنے جلو میں لایا ہے
یہ خدا کا گھر بشارت ہے نئے اک دور کی
محو ہو جائیں گی یادیں کفر کے ہر دور کی

# قراردادِ تعزیت

جملہ مربیان و کارکنان اصلاح و ارشاد مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس اپنے رفیقِ کار مکرم مولانا محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ احمدیہ کی اچانک وفات پر دلی دکھ اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے

انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ کوٹلی آزاد کشمیر میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہے تھے کہ ۲۶ - اگست کو آپ حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ مکرمی قریشی صاحب مرحوم اگرچہ بعد میں آئے مگر اپنے اخلاص و خدمات کی وجہ سے بہتوں سے آگے نکل گئے۔

۱۹۵۹ء میں آپ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بیعت کے معاً بعد آپ نے اپنی زندگی خدمتِ دین کے لیے وقف کر دی اور اخلاص و وفاداری کے ساتھ تادمِ مرگ اپنے عہد کو نبھایا۔ آپ سلسلہ کے ایک کامیاب مربی باعمل عالم اور صاحبِ قلم بزرگ تھے۔ نہایت مرنجاں مرنج اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی کئی تصنیفات کے ذریعہ سلسلہ کے لٹریچر میں عمدہ اضافہ کیا اور تین تصانیف پر آپ کو فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے انعام بھی ملا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مجاہد بھائی کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اکلوتی بیٹی اور بیوی کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو ان کی نیکیوں کے تسلسل کو قائم رکھنے کی توفیق بخشے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

# عہدیداران جماعت سے ایک ضروری گزارش

بعض اوقات عہدیداران جماعت کی طرف سے وصول شدہ رقم چندہ جات انسپکڑانِ تحریک جدید کو نقد دیدی جاتی ہے کہ وہ مرکز میں اسے داخل خزانہ کرا دیں۔ اس طرح دورانِ سفر رقم کے ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر وقت بچانے یا کفایت کے پیشِ نظر انسپکڑان کے ذریعہ رقم بھجوانا ضروری ہو تو چیک یا ڈرافٹ بنوا کر رقم بھجوائی جائے۔ انسپکڑان کو نقد رقم لینے کی ممانعت ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## چک نمبر ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا میں مجلسِ مذاکرہ

جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا نے بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء بروز اتوار ایک مجلسِ مذاکرہ کا انعقاد کیا۔ اس مذاکرہ کو کامیاب بنانے کے لئے مجلسِ عاملہ چک ۴۶ شمالی اور خاکسار نے بذریعہ کار مختلف جماعتوں میں جا کر شرکت کی دعوت دی۔ مرکز سے محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق پانچ بجے مذاکرہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ نصیر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے نصف گھنٹہ تک قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول سے امام مہدی کی علامات اور ان کی جماعت کی تبلیغ کا اکناف عالم پر اثر کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم مولانا احمد علی شاہ صاحب نے اور محترم عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے تمام سوالات کے جوابات مدلل اور تسلی بخش دیئے۔ اس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ پھر معزز مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس مذاکرہ میں مستورات نے بھی شرکت کی۔ دعا کے بعد مہمانوں کو الوداع کیا۔

آخر میں احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور کرے۔ تاریکیاں جلد کافور ہوں۔ نیز غلبۂ اسلام کی تمام پیشگوئیاں پوری شان کے ساتھ پوری ہوں۔ آمین۔

اس پروگرام کا دوسرا حصہ ۸ بجے شروع ہوا۔ یہ جلسہ انعامِ خلافت کے موضوع پر ہوا۔ جلسہ میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو خاکسار نے کی اس کے بعد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ خلافت کی اہمیت وضرورت اور برکات کے موضوع پر آپ نے فرمایا کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور ہمیں اپنی نسلوں کے دل ودماغ میں یہ بات پوری طرح راسخ کر دینی چاہیئے کہ ان کی زندگی کی بقا صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور جس قدر ان کا خلافت کے ساتھ عشق ومحبت کا مظاہرہ ہوگا۔ اس قدر ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا نزول ان پر ہوگا۔"

آپ کا خطاب چالیس منٹ تک جاری رہا اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور اس طرح یہ تمام پروگرام بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

محمد یونس خالد مربی سلسلہ احمدیہ
(مقیم چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا)

## بقیہ: اخلاق کیا ہیں؟

زیادہ یا حد سے کم ہو جائے تو وہ بداخلاق میں شمار ہوگا کیونکہ اگر حد سے زیادہ ہو جائے تو اسے عداوت کہتے ہیں یعنی بوجہ نفرت اور انقباض ظلم پر آمادہ ہو جانا۔ اور جب کم ہو تو اسے بے غیرتی کہتے ہیں یعنی باوجود اس کے کہ ایک چیز حیاء یا اکرام کے خلاف ہو پھر بھی اس کو دیکھ کر دل میں اس کے لیے نفرت یا انقباض محسوس نہ کرنا بدی کے معنے روحانی غلاظت کے ہیں جب ہم ظاہری غلاظت سے کسی کو ملوث دیکھتے ہیں تو ہمیں اس کے اس فعل سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور طبیعت میں اس کی طرف دیکھنے سے انقباض ہوتا ہے مثلاً کسی کے چہرے پر کوئی گندی چیز لگی ہوئی ہو یا کسی کی ناک بہہ رہی ہو یا کپڑے غلیظ ہوں تو ایسا شخص جب ہمارے سامنے آتا ہے تو کیا ہم اس کو دیکھ کر اپنے دل میں گھن محسوس نہیں کرتے؟ خواہ وہ ہمارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اور کیا ہمارے اس فعل کو برا سمجھا جاتا ہے یا دلی پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ اگر کسی کے بد فعل کو دیکھ کر ہمارے دل میں اس فعل سے نفرت پیدا ہو تو اسے برا کہا جائے یہ تو ایک مستحسن فعل ہوگا اور تعریف کے قابل اور اس نفرت کو جو صحیح طور پر اور برمحل استعمال ہوگی ہم غیرت کے نام سے موسوم کریں گے۔ درحقیقت ہمیں بدی سے، غلاظت اور گندگی سے نفرت ہونی چاہیئے لیکن بد سے غلیظ اور گندے انسان سے ہمدردی اور خیر خواہی ہونی چاہیئے کہ ہم موقع ومحل کے مطابق دعا اور تدبیر سے کام لے کر (فساد سے بچتے ہوئے اور امن عامہ میں خلل انداز نہ ہوتے ہوئے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتے ہوئے) حدیث نبوی کے مطابق طاقت سے روک کر، زبان سے ٹوک کر اس بدی اور گندگی کو نکالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود ع ۱۰)

یعنی تم ان لوگوں کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں یعنی اسلام پر قائم نہیں لیکن دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ایسے دشمنانِ دین اور مذہبی اختلاف رکھنے والوں سے بھی نیکی اور انصاف کا حکم دیتا ہے۔

(لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ ..... وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ (ممتحنہ ع ۱)

اب ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کفار سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ تم ان کی طرف جھکو نہیں۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ دنیوی معاملات میں تو ان سے نیک سلوک کرو لیکن ان کے وہ اعمال جو تقویٰ اور طہارت کے خلاف ہیں ان سے نفرت کرو۔ پس اسلام کے نزدیک بد کی تو بے شک خیر خواہی کی جائے لیکن بدی کی حالت سے بہر حال نفرت کی جائے گی اور یہ نفرت عین اخلاق ہے۔ ہماری جدوجہد اور جنگ بدی کے خلاف ہے بد اور بدکار سے ہمیں محبت اور ہمدردی کر کے اسے بدی کے گند سے باہر نکالنا ہے۔ اسی لیے ہمارے محبوب امام نے ہمیں یہ نعرہ عطا فرمایا تھا کہ:۔

"LOVE FOR ALL, HATRED FOR NONE"

(محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں)

(باقی)

## وقفِ جدید

### ایک الٰہی تحریک ہے

کیا آپ اور آپ کے اہل وعیال اور آپ کی جماعت کے جملہ افراد (مرد، عورتیں، بچے اور بچیاں) اس الٰہی تحریک میں شامل ہیں؟

(ناظم وقف جدید)

## اعلانِ دارالقضاء

مکرمہ نواب بی بی صاحبہ ساکنہ احمد نگر متصل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم میاں فخر الدین صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۱۷/۴ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ مرحوم کے نام ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں۔

جنہیں پلاٹ مذکور عبدالستار صاحب طاہر ابن میاں فخر الدین صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱:۔ عبدالسلام صاحب، ۲:۔ عبدالوہاب صاحب
۳:۔ امۃ السلام صاحبہ ۴:۔ منصورہ بیگم صاحبہ
۵:۔ حنیفہ پروین صاحبہ، پسران دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۱۷/۴ دارالبرکات ربوہ عبدالستار صاحب طاہر کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

## درخواست دعا

مکرم ناصر الدین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے والد محترم لال دین صاحب صدیقی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز ان کی والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

## درخواست ہائے دعا

دعا کے لئے مندرجہ ذیل خطوط موصول ہوئے ہیں۔

۱:۔ مرزا محمد اسلم صاحب ممبر مرچنٹ ربوہ کی اہلیہ محترمہ دو تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اب دل کی تکلیف بھی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔

۲:۔ محمد اسماعیل صاحب نادر قریشی اردو منزل راولپنڈی چھاؤنی کے بیٹے عزیز محمد ظفر قریشی کی ۹ ستمبر کو کینیڈا کے لئے روانگی ہے۔

۳:۔ محترم نادر صاحب کے دوسرے بیٹے عزیز محمد فاتح قریشی کا کیلیفورنیا (امریکہ) میں ایرو ناٹک انجینئرنگ کا فائنل امتحان ماہ دسمبر میں ہو رہا ہے۔

۳:۔ مکرمہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب پراچہ دارالصدر شمالی ربوہ کے بھائی مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ مقیم جینوا کے دل کا آپریشن کامیاب رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔

۴:۔ مکرم کرم الٰہی صاحب سیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ اپنے پوتے عابد منظور کی ایف ایس سی (میڈیکل گروپ) میں اعلیٰ کامیابی اور اپنی روحانی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۵:۔ مکرم عطاء اللہ صاحب مہر۔ فزیوتھراپسٹ ملتان اپنی سروس اور ایک مقدمہ کے سلسلہ میں پریشان ہیں۔

۶:۔ مکرم مستری بشیر احمد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کے بھائی مکرم مستری نذیر احمد صاحب تین ماہ سے معدہ کی سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں

احباب جماعت ان سب دوستوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تکالیف پریشانیاں دور فرمائے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔

## تقریب رخصتانہ

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ عزیزی نصرت سلطانہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد خان صاحب (مرحوم) کا نکاح مکرم خواجہ غیور ناصر صاحب ابن مکرم خواجہ ریاض احمد صاحب سے مبلغ پچیس ہزار (۲۵۰۰۰/-) روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۵/۶/۸۲ کو مکرمی جناب ملک محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ مقیم کراچی نے پڑھا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ ۳۰/۶ کو عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ مکرم خواجہ غیور ناصر صاحب نے اپنے مکان ماڈل کالونی میں کی۔ جس میں بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ رشتہ ہر لحاظ سے فریقین کے لئے اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ آمین۔

(سرفراز خان ماڈل کالونی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ:- چراغاں

انداز بہت ہی پیارا اور دلکش منظر پیش کرتا تھا۔

"بیت النظر" واقع دارالصدر شمالی ربوہ کی تزئین بھی قابلِ دید تھی۔ کوٹھی کے سامنے والے حصے پر بجلی کے قمقمے بڑے سلیقے اور عمدگی سے لگا کر اسے گویا زیوروں سے لدی پھندی دلہن بنا دیا گیا اور اس کے بالائی حصے پر دو مور بنائے گئے تھے جو خوشی کے اس موقع پر بڑی خوبصورتی سے جھوم رہے تھے۔ بار بار پھیل ڈالتے اور اپنی خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ اور ان کے درمیان بجلی کے قمقموں ہی سے تیار شدہ تیزی سے چلتا ہوا ایک فوارہ اس خوبصورت اور دلکش منظر کی خوبصورتی میں بڑا عمدہ اضافہ کر رہا تھا۔

اس کے علاوہ "دارالسلام النصرت" کی زیر تعمیر عمارت، سرائے خدمت، دارِ موجودہ رہائش گاہ حضور ایدہ اللہ) اور مسجد مبارک پر بھی شایانِ شان طور پر چراغاں کیا گیا۔ اس چراغاں کے درمیان مسجد مبارک کی چھت پر "اللہ نور السموات والارض" کے الفاظ بھی سبز رنگ کی روشنی چمک رہے تھے۔ جس سے یہ منظر اور بھی دلکش ہو گیا تھا۔

دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید دفاتر وقفِ جدید سرائے فضل عمر، سرائے محبت مہمان ہاؤس تحریک جدید، دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ احمدیہ صد سالہ جوبلی کا زیر تعمیر دفتر، خلافت لائبریری، مخزن الکتب العلمیہ دارالضیافت اور دفتر روزنامہ الفضل ربوہ اور ضیاء الاسلام پریس پر بھی بڑا بھرپور چراغاں کیا گیا تھا۔ دفاتر تحریک جدید وقف ہاؤس تحریک جدید کی صدر جگہوں پر مسجد بشارت سپین کے ماڈل بھی بڑی خوبصورتی سے رکھے گئے تھے جن پر خاص انداز میں روشنی ڈال کر انہیں نمایاں اور روشن کیا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ، مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی اپنے اپنے مرکزی دفاتر پر چراغاں کیا۔ اور اپنی بڑی بڑی عمارات کو خوب سجایا۔ چنانچہ جہاں لجنہ نے اپنے ہال اور دفتر انصار اللہ نے اپنے ہال اور دفتر پر بے شمار قمقمے لگائے تھے وہاں ربوہ کے سب سے بڑے ہال "ایوانِ محمود" کو مجلس خدام الاحمدیہ نے بڑی محنت، سلیقے اور خوبصورتی سے بڑے وسیع پیمانے پر روشنیوں سے مزین کیا تھا۔ ایوان محمود پر اس چراغاں میں سب سے نمایاں امر ہال کی چھت پر بجلی کی ٹیوبز کے ذریعہ لکھا ہوا لفظ "اللہ" تھا اور اس کے نیچے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا الہام "بشریٰ لکم" کا بیز روشنی سے سجا کر نصب کیا گیا تھا دو میناروں کے درمیان لا الہ الا اللہ بلبوں سے لکھا تھا۔

فضل عمر ہسپتال اور لاری اڈہ پر واقع دوکانوں پر بھی بڑے وسیع پیمانے پر چراغاں کا اہتمام کیا گیا تھا جو سرگودھا روڈ پر آنے جانے والی ٹریفک کی توجہ کا مرکز بنتا۔

طلبائے جامعہ احمدیہ ربوہ نے اس موقعہ پر اپنی درس گاہ اور مسجد حسن اقبال کی عمارت کو بڑی خوبصورتی سے سجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ جامعہ کی بالائی چھت پر ایک بہت بڑے بینر پر

"فضائے قرطبہ گونجے گی پھر اذانوں سے"

لکھ کر نصب کیا گیا تھا۔ جس سے یہ دور ہی سے ناظرین کی توجہ کا مرکز بن جاتا۔

ربوہ کے تمام محلوں کی مساجد پر بھی چراغاں کیا گیا تھا۔ بالخصوص شارع صدر، گول بازار کی طرف آنے والے احباب کی نظریں جب سامنے اٹھتیں تو دور سے ہی اس خوبصورت چراغاں پر جا ٹھہرتیں جو گول بازار میں واقع مسجد المہدی پر کیا گیا تھا یہاں بجلی کے ننھے منے قمقمے اس مسجد کے صدر دروازے کی زینت بنے ہوئے تھے۔

اہالیانِ ربوہ نے بھی اس موقعہ پر نجی طور پر بے پناہ جوش و ولولہ کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر گول بازار کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا اور تمام دوکانداروں نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر سجاوٹ اور چراغاں کا اہتمام کیا تھا۔ یہاں نمائش لگائی گئی جس میں سیدنا حضرت اقدس اور خلفائے سلسلہ کی تصاویر اور جماعتی مساعی کو تصویری اور تحریری صورت میں پیش کیا گیا اسی طرح بعض دوکانوں پر بڑے سائز میں ستارہ احمدیت نمایاں کر کے لگایا ہوا تھا اور بعض نے اپنی چھتوں پر سرخ رنگ کے کپڑے سے خوبصورت مٹکے بنا کر رکھے ہوئے تھے جن میں روشنی اور رنگدار جھنڈیاں لگائی گئی تھیں، علاوہ ازیں ایک دوکان پر بڑے بڑے دو مینار بن کر نصب کئے گئے تھے اور ایک محراب سی بنا کر دوکان کو سجایا گیا تھا۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اس موقعہ پر اکثر دوکانوں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر اور محترم ثاقب زیروی صاحب کی نظموں پر مشتمل ٹیپ لگائی ہوئی تھیں۔ جس سے آنے جانے والے دوستوں کے لئے حسنِ سماعت کا روح پرور موقع پیدا ہوتا تھا اور وہ آواز تو بڑی ہی عجیب ایمان افروز اور رقت آمیز کیفیت پیدا کرتی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ... لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا ورد شیریں اور روح پرور ورد فرما رہے تھے۔

اس مبارک اور سعید موقعہ پر ربوہ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں پر حسب استطاعت چراغاں کیا اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ جنہیں بجلی کے قمقمے میسر نہ آ سکے انہوں نے موم بتیاں اور مٹی کے دیئے روشن کر کے اس چراغاں میں حصہ لیا اور خوشی کے جذبات کا اظہار کیا۔ چنانچہ حلقہ مسجد مبارک، محلہ دارالعلوم، فیکٹری ایریا، دارالصدر غربی و شمالی دارالبرکات، ناصر آباد، دارالنصر اور دارالرحمت میں بڑی کثرت سے چراغاں دیکھنے میں آیا۔

الغرض ۹ ستمبر کی شب سارا ہی ربوہ دلہن کی طرح سجا ہوا تھا اور ہر طرف روشنیاں ہی روشنیاں تھیں۔ خوشیاں ہی خوشیاں بکھری ہوئی تھیں اور بے پناہ خوشی کے اس موقعہ پر اس سجاوٹ کو دیکھنے کے لئے اہالیانِ ربوہ سڑکوں پر بڑی کثرت سے نکل آئے تھے جو رات گئے تک ربوہ کے گلی کوچوں، بازاروں اور سڑکوں پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے اور اس کی حمد کے نغمے الاپتے ہوئے ان خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے اور اس موقع پر یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ بڑی عمر کی بوڑھی عورتیں اور مرد جو زیادہ چل بھی نہیں سکتے تھے مسجد سپین کی خوشی میں ہونے والے اس چراغاں کو دیکھنے کے لئے چلے آئے تھے اور ہر شخص بے حد خوش نظر آ رہا تھا اور خوش اس بات پر تھا کہ خدا تعالیٰ نے سینکڑوں سال بعد امتِ مسلمہ کو یہ خوشی عطا فرمائی ہے۔

---

مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت (حدیث نبوی)

---

## درخواست ہائے دعا

میری والدہ گزشتہ دس روز سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بعض دفعہ ان کی حالت تشویشناک ہو جاتی ہے۔ آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح میری اہلیہ بھی گزشتہ چند روز سے علیل ہیں احباب ان کی بھی صحت یابی کے لیے دعا کریں۔

(عبد القیوم۔ مبارک سائیکل مارٹ نیلا گنبد لاہور)

- میری والدہ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب گزشتہ کئی روز سے بیمار ہیں اب علاج کے لیے فیصل آباد سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ حالت ناساز ہے۔ احباب کرام سے خاص دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مظفر احمد ضیاء۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

- ۱۔ خاکسار کے ماموں سلیم احمد حیات تین سال کے بعد امریکہ سے بمعہ فیملی پاکستان آ رہے ہیں۔

۲۔ نیز خاکسار کی بڑی خالہ جان عرصہ ایک سال سے جوڑوں کے دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کے ماموں ملک مبارک احمد صاحب کو گھٹنے کی پریشانی ہے۔ احباب ان سب کے لیے بھی دعا فرمائیں۔ (اشرف احمد معرفت ملک عبد الحفیظ خان نوشہروی سلطان پورہ لاہور)

- مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس ابن مکرم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے بارہ میں شکاگو امریکہ سے اطلاع آئی ہے کہ چند روز قبل ان کو دل کا شدید دورہ ہوا ہے جس کے بعد ان کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ وہاں ان کا اپریشن ہوا ہے طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ ان کے لیے دعا کی درخواست ہے کہ باری تعالیٰ انکو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (رشید احمد ملک۔ لاہور)

---


آفس کارکن کی ضرورت ہے

ضرورتمند حضرات خود ملیں۔

سویابین کیپسول ۱۲۰۰ ملی گرام ساختہ امریکہ

صرف ۸۵ پیسے میں محدود مدت کے لئے

المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳

---

زرعی زمین

برائے فروخت

ربوہ سے چھ میل کے فاصلہ پر

نہری زرعی زمین باموقعہ اور مناسب قیمت پر دستیاب ہے

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرماویں

پتہ:- مرزا حفیظ احمد دارالصدر ربوہ

فون:- ۴۵۳

---

دمہ کورس ASTHMA COURSE

دمہ سے مستقل آرام کے لئے ASTHMA CURE

دمہ سے فوری ریلیف کیلئے ASTHME RELIEF

پھیپھڑوں کی طاقت کیلئے LUNGS TONIC

چالیس روزہ کورس قیمت ۶۰/-

ڈاک خرچ ۵/-

لٹریچر مفت

کیو ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی سیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر:- مسعود احمد پرنٹر:- سید عبد الحی مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت:- دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت:- ایک روپیہ

# مسجد بشارت کے افتتاح کی خوشی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آج کے دن ہمیں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آرہی ہے

## دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قیادت میں ساری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کر دے

### مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۱۰ اکتوبر ستمبر۔ آج یہاں امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر نماز جمعہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور خطبہ دیا اور نماز جمعہ کی آخری رکعت کے دوسرے سجدے میں مسجد بشارت سپین کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لیے اجتماعی دعا کرائی۔ مولانا نے اپنے خطبہ میں کہا کہ آج جبکہ سپین میں ساڑھے سات سو سال کے بعد پہلی مسجد کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں تو اس تقریب پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درود بھیجیں اور حمد و عزم کے جذبات سے لبریز ہو کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

مولانا نے اپنے خطبہ میں کہا کہ آج کا دن عید کا دن ہے اور یہ فطری بات ہے کہ عید کی خوشیوں کے وقت اپنے پیاروں کی یاد آتی ہے۔ چنانچہ آج سب سے پہلے ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد آرہی ہے جنہوں نے مئی ۱۹۷۰ء میں سرزمین سپین پر عاجزانہ اور پرسوز دعائیں کیں اور جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ سپین میں اسلام دوبارہ ضرور پھیلے گا اور جب اس کا وقت آئے گا تو ایسا ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس کا خود سامان پیدا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق دس سال بعد آپ نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا اور حضور کی زندگی ہی میں یہ مسجد مکمل ہو گئی تھی۔

اس موقعہ پر دوسری یاد ہمیں حضرت مصلح موعود کی آرہی ہے جن کے دل میں سپین سے مسلمانوں کے اخراج کی تباہی کا اس قدر غم تھا کہ حضور نے فرمایا کہ اگر یہ جائز ہوتا تو مسلمانوں کو ہر سال سپین کا ماتم کرنا چاہیے تھا۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں پہلی بار سپین کا مشن جاری فرمایا۔ یہ مشن بند ہو جانے کی وجہ سے ۱۹۴۶ء میں مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر جیسے جانفروش اور ایثار پیشہ مبلغ اسلام کو بھجوایا۔

مولانا نے کہا کہ اس موقعہ پر ہمیں حضرت اقدس ..... بھی یاد آرہے ہیں۔ جن کے دل میں مسلمانوں کی تباہی کا شدید غم تھا اور جنہوں نے رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام کی دوبارہ سربلندی کی دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو الہاماً بتایا کہ

"میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا"

چنانچہ اس کے مطابق سپین میں لوٹا ہوا مال واپس ملنے کی ابتدا ہو گئی ہے۔

مولانا نے کہا کہ سب سے بڑھ کر جو وجود اس موقعہ پر ہمیں یاد آرہا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی بابرکات ہے جنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹا اور میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھ لیے اور فرمایا کہ میری اُمت کی بادشاہت وہاں تک پہنچے گی جس قدر میرے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ سرخ و سفید سب قومیں آپ کے قدموں میں آجائیں گی۔

جب طارق بن زیاد نے سپین پر حملہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں انہیں فتح کی بشارت دی۔ نیز ایک اور موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں خدائے واحد کی سبوحیت اور کبریائی کے ذریعہ سپین پر ایک بار پھر اسلام کا جھنڈا لہرائے گا۔

مولانا نے کہا کہ آج احمدی قرآن کے ذریعے سپین پر حملہ آور ہیں۔ اور ہر سچے احمدی کی قلبی کیفیت یہ ہے کہ اس فتح کے موقعہ پر اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آرہی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم آج اپنے مادی پیکر میں موجود ہوتے تو دنیا بھر کے ایک کروڑ سے زائد احمدی مسجد سپین کے قیام کی مبارکباد حضورؐ کی خدمت میں پیش کرتے کیونکہ۔

کل برکۃ من محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا نے آخر میں کہا کہ آج کے دن دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مسجد سپین کے افتتاح کو اسلام اور مسلمانانِ عالم کے لیے اور اہلِ سپین کے لیے بلکہ ساری دنیا کے لیے بہت مبارک ثابت کرے اور اسے آئندہ ملنے والی بے شمار فتوحات کا پیش خیمہ بنا دے۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہزاروں لاکھوں برکتوں سے معمور اتنی عمر عطا کرے کہ آپ کے عہد مبارک میں دنیا کے چپے چپے پر مساجد تعمیر ہو جائیں۔ ہر ملک اسلام کا گہوارہ بن جائے۔ اور ہر دل پر خدائے واحد کی توحید کا نقش دائمی طور پر ثبت ہو جائے۔ اور آپ کی قیادت میں ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آجائے۔ اور غلبہ اسلام کے لیے حضرت اقدس ..... کی تمام پیشگوئیاں پوری شان سے پوری ہو جائیں۔ (آمین)

## لندن میں مسجد بشارت کے افتتاح پر تقریب

لندن ۱۰ ستمبر آج شام تقریباً مسجد سپین کے افتتاح کے وقت مسجد فضل لندن میں دو صد افراد نے مسجد بشارت کے افتتاح کی کامیابی کے لیے دعا کی۔ اس موقعہ پر قائمقام امیر چوہدری رشید احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو سپین کی مسجد کی اہمیت سے آگاہ کیا اور خصوصی دعا کی تحریک کی۔ اس کے بعد حافظ قدرت اللہ صاحب نے اختتامی دعا کرائی۔ اس کے بعد لوگوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

انگلستان میں اسی طرح کی تقریبات بریڈفورڈ، مانچسٹر اور ساؤتھ آل وغیرہ میں بھی ہوئیں۔

## بقیہ:۔ ملتان

جشن منایا۔ شہر میں احمدی احباب نے بڑی تعداد میں اپنے مکانوں پر چراغاں کیا۔ امیر صاحب ملتان نے اپنے گھر میں ایک دعوت دی جس میں غیر از جماعت احباب بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ احباب نے اس موقعہ پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور آپس میں ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیئے خصوصی دعاؤں اور صدقات کا اہتمام کیا گیا۔

کلیرنس سیل
انیس پروژن سٹور
سلیقہ مند خواتین کے لئے
سلیقہ سلائی مشین
5% خصوصی رعایت پیش کرتے ہیں
نیز ریپرنگ کا کام بھی
تسلی بخش
کیا جاتا ہے۔
انیس پروژن سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ

# مسجد بشارت سپین کی خوشی میں ربوہ میں شاندار اور یادگار چراغاں

## تمام مساجد اور جماعتی ادارے بجلی کے قمقموں سے بڑی خوبصورتی سے سجائے گئے

## اہالیانِ ربوہ نے بھی بڑے ذوق و شوق سے اپنے اپنے دکانوں اور مکانوں پر چراغاں کیا

ربوہ ۱۰ اکتوبر ستمبر آج یہاں ربوہ میں مسجد بشارت سپین کے افتتاح کا یادگار تاریخی دن شان و شوکت اور اہتمام کے ساتھ عید کی طرح منانے کے لیے ۹ ستمبر کی شب کو ایک تاریخی اور یادگار اہمیت کا زبردست چراغاں کیا گیا۔ اور چونکہ عالم اسلام کو ساڑھے سات سو سال کے بعد عید کی یہ گھڑیاں نصیب ہوئی تھیں اس لیے احباب جماعت میں ایک عجیب جوش و ولولہ اور والہانہ انداز تھا چراغاں سے سارا ربوہ بجلی کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت رنگین قمقموں سے جگمگ جگمگ کر اٹھا۔ تمام جماعتی دفاتر بڑی خوبصورتی سے روشنیوں سے مزین کیے گئے ربوہ کی تمام مساجد پر بڑے وسیع پیمانے پر چراغاں کیا گیا۔ بازار دلہن کی طرح سجائے گئے۔ اور ربوہ کے مکینوں نے بڑے پیار کے ساتھ اپنے گھروں پر چراغاں کا اہتمام کیا۔ ربوہ کی سب سے بڑی مسجد۔ مسجد اقصیٰ پر اس کے تقدس اور احترام کے عین مطابق بڑی سنجیدہ، خوبصورت اور وسیع پیمانہ پر روشنیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میں آنکھ مچولی کا

باقی صفحہ پر